OPEN ACCESS
AL-EHSAN
ISSN(E) 2788-4058
ISSN(P) 2410-1834
www.alehsan.gcuf.edu.pk
PP: 65-90

مکتوباتِ معصومیہ ومکتوب الیھم: تعارف وجائزہ

Maktoobat-e-Masoomia and their receivers: Introduction and Analysis

Dr. Riffat Awais

Assistant Professor, Govt. College for Women, Sangla Hill

Muhammad Adnan

Al Hamra, Quran Academy, Faisalabad.

Abstract

Letter writing is an important style in the Sufi's Literature. Through letters Sufis performed their duty of religious reform and self-purification. Much work has been done by Mujaddidi Order through their correspondence. The three volumes of the letters of Hazrat Mujaddid's son Khawaja Masoom Sirhindi are also a link in this Naqshbandi Mujaddidi Order. The study of his letters and their receivers reveals that apart from the religious and political dignitaries of his time, he was also in touch with the people. This study is a manifestation of the cultural traditions of that time. In addition, the study of these letters is also very important from a linguistic point of view. This article reviews & those letters comprehensively.

Keywords: Khawaja Masoom, Manifestation, Cultural traditions, Sufi's Literature, Sufi Order, Sirhindi, Maktoobat

دینِ اسلام کی ترویج واشاعت میں اولیائے کرام کا اہم کردار رہا ہے خصوصاً برصغیر پاک وہند میں اسلام کی اشاعت اولیاء کا فیضان سمجھا جاتا ہے ان اولیاء میں سے ایک حضرت مجدد الف ثانیؒ ہیں اور ان کے فرزندِ ارجمند خواجہ محمد معصومؒ ہیں یہ سلسلہ نقشبندیہ کے داعی اور مبلغ تھے اور خلفاء ومریدین کی تعلیم وتربیت میں ایک خاص منہج رکھتے تھے۔ آپ نے سلسلہ نقشبندیہ کی ترویج واشاعت میں نمایاں

کردار ادا کیا۔ نیز اپنے خلفاء کے ذریعے اس کی تعلیمات کو دور دراز کے علاقہ جات تک پہنچایا۔ حضرت خواجہ محمد معصومؒ عالم اسلام میں نقشبندی معصومی سلسلہ کے نام سے مشہور و معروف ہیں۔

خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ ۱۱ شوال ۱۰۰۷ھ بمطابق ۷ مئی ۱۵۹۹ء بروز دوشنبہ سرہند (بستی حیدر) میں پیدا ہوئے۔ صاحب حضرات القدس لکھتے ہیں: آپ کی تاریخ ولادت ۱۰۰۹ھ ہے جبکہ خواجہ محمد ہاشم کشمی نے آپ کی تاریخ ولادت ۱۰۰۷ھ ہی بیان کی ہے اور یہی صحیح قول ہے۔[1] آپؒ علومِ ظاہریہ کی تحصیل کے بعد تحصیلِ حال میں مشغول ہوگئے۔ آپؒ نے طریقہ نقشبندیہ کی تربیت اپنے والدِ گرامی سے حاصل کی۔ اور آپ کو آپ کے والدِ گرامی نے مقاماتِ عالیہ قیومیہ کی خوشخبری دی۔[2]

آپؒ کے احوال و آثار اور اس عہد کے پس منظر سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت مجددؒ کے بعد بھی ان فتنوں کا غلبہ تھا اگرچہ آپؒ نے تاحیات ان فتنوں کے قلع قمع کرنے میں گزار دی۔ لیکن آپؒ کے بعد بھی ان فتنوں نے اس تیزی سے تو سر نہ اٹھایا لیکن پھر بھی بعد میں آنے والے چند حکمرانوں کے عہد میں باطل عقائد و نظریات، بدعات پھر سے معاشرے میں رائج ہوتی گئیں۔ اسی لیے خواجہ معصومؒ نے ان پنپتے ہوئے فتنوں کی روک تھام اور حکمرانوں، وزراء، صوفیہ اور عوام الناس کی اصلاح کی خاطر والدِ گرامی قدر کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنی تمام زندگی صرف کی۔ حضرت خواجہ محمد معصومؒ نے عوام و خواص کے ساتھ ساتھ وقت کے بادشاہوں کی بھی تربیت فرمائی۔ خاص طور پر اورنگزیب عالمگیر کی تربیت بھی فرمائی۔ آپ نے جہاں بالمشافہ اس کو اپنی نگارشات سے نوازا وہیں اس کے نام مکتوب بھی تحریر فرمائے اور ان مکاتیب میں مختلف موضوعات پر بحث کرتے ہوئے سلطان وقت کی رہنمائی فرمائی۔ ذیل میں مکتوباتِ معصومیہ کا تعارف و جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

مکتوبات کا آغاز نبی کریم ﷺ کے عہد سے ہوا، آپ ﷺ نے دعوتِ دین کی تبلیغ کی خاطر بہت سے سلاطین و امراء کے نام مکتوب تحریر فرمائے اور یہ طریقہ تبلیغ بہت مؤثر ثابت ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے اس تبلیغی طریقہ کو آپ ﷺ کے بعد ہر دور میں سلف صالحین و صوفیہ کرام نے اپنایا۔ انہی میں حضرت مجدد الف ثانیؒ اور آپؒ کے فرزند خواجہ معصوم سرہندیؒ کا شمار ہوتا ہے۔ آپؒ کے مکاتیب تین دفاتر پر مشتمل ہیں جو علم و معرفت کا بحر بیکراں ہیں۔ پہلا حصہ 1063ھ / 1653ء میں جمع ہوا۔ اس کا تاریخی نام "درۃ التاج اور جمع کمالاتِ نبوت" ہے۔ جیسا کہ مکتوباتِ معصومیہ دفتر اول کے مقدمہ میں مروج الشریعہ خواجہ محمد عبید اللہؒ لکھتے ہیں:

"وچوں تاریخ اختتام ایں قدسی آیات بگوشِ ہوش از سروشِ غیب "جمع کمالات نبوت" می

رسد اگر ایں "درۃ التاج" رابہ ہمیں نام خوانند می شاید"[3]

چونکہ ان قدسی آیات (مکتوبات) کے اختتام کی تاریخ غیب کے فرشتے سے ہوش کے کان میں "جمع کمالاتِ نبوت" پہنچتی ہے۔ اگر اس "درۃ التاج" کو اسی نام سے موسوم کریں تو مناسب ہے۔

مکتوباتِ معصومیہ دفتر اول کے مقدمہ میں خواجہ صاحبؒ نے اپنے مکتوبات کے جن دو اسماء (جمع کمالات نبوت اور درۃ التاج) کا ذکر کیا ہے مکتوبات کی جلد اول کو انہی دو اسماء سے موسوم کیا جاتا ہے۔

مولانا ابو الحسن زید فاروقی نے بھی جلد اول کے یہی دو اسماء ذکر کیے ہیں البتہ انہوں نے درۃ التاج کے ساتھ لفظِ جاوید کا اضافہ کیا ہے۔[4]

دفتر اول آپ کے صاحبزادے محمد عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے 1063ھ / 1653ء میں ترتیب دی۔[5] دفتر اول میں مکتوبات کی تعداد 239 ہے۔ یہ دفتر پہلی مرتبہ مطبع نظامی، کانپور سے 1304ھ / 1886ء میں شائع ہوا۔ اس کے بعد دوسری مرتبہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں کی کاوش سے 1976ء میں کراچی سے شائع ہوا۔

مخدوم زادہ محمد سیف الدین کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے حضرت خواجہ محمد معصومؒ کے خلیفہ محمد شرف الدین حسین بن میر عماد الدین محمد حسینی ہروی نے ترتیب دی۔[6] اس کا تاریخی نام وسیلۃ السعادۃ ہے۔ یہ حصہ 1072ھ / 1662ء میں پایہ تکمیل کو پہنچا۔ اس میں 158 مکاتیب ہیں۔ یہ دفتر پہلی مرتبہ 1324ھ / 1904ء میں ظہور پریس لدھیانہ سے شائع ہوا۔ طبع ثانی ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں نے تینوں دفاتر کے ساتھ کی۔[7]

دفتر سوم کو حضرت خواجہ صاحبؒ کے خلیفہ حاجی محمد عاشور نے مخدوم زادہ حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانیؒ کا حکم بجالاتے ہوئے 1073ھ / 1663ء میں مرتب کیا۔ مکاتباتِ قطب زماں سے سال تکمیل برآمد ہوتا ہے۔ یہ حصہ 255 مکتوبات پر مشتمل ہے۔ جامع اس میں خواجہ صاحب کے وقتِ وصال (1079ھ) تک اضافہ کرتے رہے۔[8]

مولانا نور احمد امرتسری کی تصحیح و تخریج و ترتیب سے مطبع مجددی امرتسر نے پہلی مرتبہ اس کا فارسی متن شائع کیا۔[9]

مکتوباتِ معصومیہ کے مختلف تراجم

خواجہ محمد معصومؒ کی یہ تمنا تھی کہ ان کے مکاتیب کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کیا جائے تاکہ وہ

لوگ جو فارسی زبان سمجھنے سے نابلد ہیں وہ زیادہ سے زیادہ استفادہ کر سکیں۔ بالخصوص اپنے مکتوبات کا عربی زبان میں ترجمہ کرنے کی تمنا کا اظہار اپنے ایک مکتوب میں اس طرح فرمایا ہے:

بعد تسوید هذه الرقیمہ خطر بالبال ان اعراب مکتوب ماهجیو واضیف الیہ فواید اخری واجعلہ متتمها لها لان المکتوب باللسان الفارسی والعرب بمعزل عن فهمہ فلما ینتفعون لغیر العربی ولما طلبت المکتوب وجدتہ عربیا عربہ بعض الاصحاب فکفونا مونۃ تعریبہ

اس مکتوب کا مضمون لکھنے کے بعد دل میں خیال آیا کہ ماہ جیو کے نام والے مکتوب کو عربی ترجمہ کر دو اور اس میں دوسرے فوائد کا ذکر کروں اور اس اضافہ کو اس مکتوب کا تتمہ بنادوں۔ کیونکہ وہ مکتوب فارسی میں ہے اور اہل عرب اس کے سمجھنے سے قاصر ہیں۔

کچھ مکتوبات آپ نے عربی میں تحریر کیے ہیں کیونکہ مکتوب الیہم کی زبان عربی تھی یا وہ عربی زبان سے واقف تھے۔ عربی کے علاوہ کسی اور زبان سے کم ہی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور جب میں نے اس مکتوب کو تلاش کیا تو میں نے اس کو عربی زبان میں پایا جس کو کسی دوست نے عربی زبان میں ترجمہ کر دیا پس اس نے ہم کو عربی ترجمہ کرنے کی محنت سے بے نیاز کر دیا ہے۔ اس خواہش کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے خواجہ صاحب سے عقیدت رکھنے والوں نے مکتوباتِ معصومیہ کے مختلف لغات میں تراجم کیے ہیں۔ جو کہ درج ذیل ہیں:

1۔ ترکی زبان

مکتوبات معصومیہ کی تین جلدوں کا ترکی زبان میں ترجمہ 1160-1165ھ / 1747-1752ء کو ہوا اس کے مترجم مستقیم زادہ سلیمان سعدالدین آفندی ہیں 1277ھ / 1860ء میں مکتوبات قدسیہ کے نام سے یہ ترجمہ استنبول سے طبع ہوا تھا۔[10]

اردو زبان

مکتوبات معصومیہ کے تینوں دفاتر کا اردو ترجمہ سید زوار شاہ مرحوم نے کیا جو ادارہ مجددیہ کراچی سے 1978-1980ء میں طبع ہوا۔ مکتوبات معصومیہ کی تینوں جلدوں کا ملخص مولانا نسیم احمد فریدی امروہی نے کیا جو مکتبہ الفرقان لکھنؤ سے کئی بار طبع ہو چکا ہے۔[11]

مکتوباتِ معصومیہ تعداد

مکتوباتِ معصومیہ کے تین دفاتر ہیں ان میں کل مکتوبات ۶۵۲ ہیں۔ ان میں سے درج ذیل ۱۸ مکتوبات عربی زبان میں ہیں۔ ۶۰۷ مکتوبات فارسی زبان میں ہیں جبکہ ایسے مکاتیب بھی ہیں جن میں فارسی و عربی دونوں زبانیں استعمال کی گئی ہیں ان کی تعداد ۲۷ ہے۔

عربی مکتوبات کی تعداد

مندرجہ ذیل ۱۸ مکتوبات حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ نے عربی زبان میں تحریر کیے ہیں۔ دفتر اول میں مکتوب نمبر 9، 52، 85، 89، 137، 207، 222، دفتر دوم میں مکتوب نمبر 40، 41، 52، 59، 63، 77، 78، 79، 114، دفتر سوم میں مکتوب نمبر 252 عربی زبان میں ہیں۔

عربی و فارسی مکتوبات کی تعداد

حسب ذیل 27 مکتوبات عربی و فارسی زبان پر مشتمل ہیں۔ دفتر اول میں مکتوب نمبر 11، 29، 49، 57، 63، 64، 130، 142، 147، 182، 229، دفتر دوم میں مکتوب نمبر 37، 50، 53، 54، 80، 106، 110، 112، 116، 123، 158، دفتر سوم میں مکتوب نمبر 5، 6، 55، 56، 62 میں فارسی و عربی دونوں زبانیں استعمال کی گئی ہیں۔

فارسی مکتوبات کی تعداد

مکتوباتِ معصومیہ میں فارسی مکتوبات کی کل تعداد مندرجہ ذیل ہے۔ دفتر اول میں کل ۲۲۰ مکتوبات، دفتر دوم میں ۱۳۸ مکتوبات اور دفتر سوم میں کل ۱۴۹ مکتوبات فارسی زبان میں ہیں۔

مکتوبات الیہم کے اسمائے گرامی

حضرت خواجہ محمد معصومؒ نے جن لوگوں کو مکتوبات لکھے ہیں ان کو مختلف طبقات میں تقسیم کیا گیا ہے جو کہ درج ذیل ہیں:

1. اپنے والدِ گرامی حضرت شیخ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ
2. سلطان وقت اورنگ زیب عالمگیر
3. خلفاء
4. امراء و عامۃ الناس
5. خواتین

مکتوب الیہم کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

والدِ گرامی حضرت شیخ مجدد الف ثانیؒ کے نام مکتوب

نمبر شمار	مکتوب الیھم	حوالہ	تعداد
.1	شیخ احمد المعروف حضرت مجدد الف ثانی	1/1, 2/1, 3/1, 4/1, 5/1, 6/1, 7/1	7

بادشاہ وقت کے نام مکتوب

نمبر شمار	مکتوب الیھم	حوالہ	تعداد
.2	اورنگ زیب عالمگیر	64/1, 5/2, 2/3, 363, 122/3, 221/3, 227/3	6

خلفاء کے نام مکتوب

نمبر شمار	مکتوب الیھم	حوالہ	تعداد
.3	ابوالفیض کابلی	38/2	1
.4	امان اللہ بیگ بدخشی	167/3, 237/3	2
.5	حاجی حبیب اللہ حصاری	134/2,57/3, 160/3,230/3	5
.6	حاجی محمد عارف	213/1,225/1, 50/2	3
.7	حاجی مصطفیٰ بنگالی	52/2, 62/2, 50/3	3
.8	حافظ ابو اسحاق	22/3, 119/3, 197/3	3
.9	حافظ محمد شریف لاہوری	13/1, 132/1, 313/1,202/1, 98/2,147/2, 12/3, 13/3	8
.10	حافظ محمد محسن	67/2	1
.11	خواجہ عبد الصمد کابلی	43/1, 83/1, 188/1, 31/3,	6

		156/3, 214/3	
.12	خواجہ محمد حنیف کابلی	14/1, 22/1, 47/1,55/1, 79/1,86/1, 88/1, 89/1, 120/1,158/1, 170/1,201/1, 6/2,8/2,10/2, 13/2, 15/2, 17/2, 19/2, 20/2, 22/2, 24/2, 25/2, 27/2, 30/2, 81/2,148/2, 43/3, 77/3, 154/3	30
.13	خواجہ محمد صادق بخاری	44/1, 63/3, 110/3	3
.14	سید زین العابدین مکی	41/2	1
.15	شیخ آدم ٹھٹھوی	59/2, 63/2, 76/2, 77/2	4
.16	شیخ بایزید	42/2, 73/2, 74/2, 80/2, 85/2,139/2, 108/3, 152/3	8
.17	شیخ عبد الخالق بنگالی	199/3	1
.18	شیخ عبد الکریم کابلی	14/2	1
.19	شیخ عرب بخاری	29/2, 66/2, 155/2	3
.20	شیخ محمد شریف کابلی	41/1,112/1, 150/1	3
.21	شیخ میر محمد موسیٰ	179/3	1
.22	شیخ نور محمد سورتی	28/3	1
.23	صوفی زاہد برق انداز	61/3	1
.24	صوفی محمد حسین کابلی	111/2,136/3, 210/3	3
.25	غلام محمد افغان	37/1, 38/3	2
.26	محمد باقر فتح آبادی	69/2	1

.27	محمد سعید سہارنپوری	72/2	1
.28	محمد صدیق	103/3	1
.29	محمد یوسف گردیزی	162/3,188/3, 223/3	3
.30	مرزاامان اللہ برہانپوری	24/1, 76/1, 186/1,205/1, 227/1	5
.31	ملااخوند عبدالحق سجاول	197/1	1
.32	ملاحامد	26/2	1
.33	ملاعبدالرزاق	36/2, 37/2	2
.34	ملافاضل کابلی	80/3	1
.35	ملاقاسم روپڑی	58/3	1
.36	ملامشتاق برکی	24/3, 36/3	2
.37	مولانا محسن سیالکوٹی	48/2	1
.38	مولانا محمد امین حافظ آبادی	155/2,102/3, 196/3	3
.39	میرباقی بخاری	44/2	1
.40	میر عثمان کولابی	163/3, 236/3	2
.41	میر محمد ابراہیم ولد شیخ میر	150/2, 151/2, 152/2, 159/3, 173/3, 192/3, 225/3	7
.42	میر مفاخر حسین	103/2	1
.43	میرک شیخ عبداللہ	30/1, 127/1	2
.44	یار محمد	32/1	1
.45	ابوالقاسم بن محمد مراد لاہوری	61/2	1
.46	تیمور بیگ گلابی	82/3,186/3	2
.47	حاجی سلیم بلخی	55/2,60/2, 138/2	3

.48	حاجی محمد عاشور بخاری	145/1,34/2, 132/2, 4/3, 251/3	5
.49	حاجی ہمشیرہ زاد محمد فضل اللہ	128/2,250/3	2
.50	حافظ عبد الکریم	34/1, 166/1, 167/1	3
.51	حافظ محمد صادق کابلی	117/2,241/3	2
.52	خواجہ احمد بخاری	32/2,130/2, 68/3,109/3, 124/3,130/3	6
.53	خواجہ قاسم پٹنی	213/3	1
.54	خواجہ محمد شریف بخاری	136/2,69/3, 151/3	3
.55	دوست محمد بیگ	190/3,228/3	2
.56	شیخ ابو المظفر برہانپوری	39/2, 71/2, 54/3, 90/3, 125/3,239/3	6
.57	شیخ انور نور سرائی	131/3,155/3, 204/3	3
.58	شیخ حسین منصور جالندھری	92/2,109/2, 120/2, 30/3, 35/3, 99/3, 130/3,164/3, 200/3	9
.59	شیخ عبد الرحمٰن بخاری	48/3	1
.60	شیخ عبد اللطیف لشکر خانی	9/1, 115/1, 160/1,107/1	4
.61	شیخ محمد باقر لاہوری	47/2,141/2, 11/3,100/3, 101/3,128/3, 150/3,157/3, 194/3,218/3, 238/3,249/3	12
.62	شیخ محمد علیم جلال آبادی	28/1,140/1, 54/2, 95/3, 112/3,121/3, 147/2	7
.63	شیخ نور محمد پٹنی	93/1	1

.64	صوفی پایندہ محمد کابلی	18/3, 19/3, 178/3,202/3, 212/3	5
.65	صوفی سعد اللہ کابلی	135/2, 26/3, 39/3, 42/3, 59/3	5
.66	شیخ عبد اللطیف (ہمشیرہ زادہ)	53/3	1
.67	محمد اسحاق ولد شیخ میر	153/2,154/2, 159/3,165/3, 226/3	5
.68	محمد سعید سارنگپوری	74/3	1
.69	محمد صادق پٹنی	143/3	1
.70	محمد کاشف	82/1, 142/1, 172/1	3
.71	مخدوم زادہ شیخ محمد صدیق	7/3, 70/3	2
.72	مرزا عبید اللہ بیگ	25/1, 29/1, 57/1,104/1, 116/1,123/1, 137/1,141/1, 154/1,182/1, 224/1	11
.73	ملا بدر الدین سلطان پوری	65/3, 107/3	2
.74	ملا حسن علی پشاوری	1/1,2/1,39/1, 61/1, 73/1, 98/1, 134/1, 135/1,139/1, 178/1,214/1, 115/3	14
.75	ملّا عطاء اللہ سورتی	27/3, 88/3	2
.76	ملا فیض محمد فتح آبادی	79/3	1
.77	ملا محمد جان ورسکی	97/2, 158/3	2
.78	ملا موسیٰ	122/2	1
.79	مولانا محمد امین بخاری	1/2, 28/2, 127/2,29/3, 170/3	5

.80	مولانا محمد صدیق پشاوری	18/1, 56/1, 59/1, 66/1, 84/1, 111/1, 114/1,118/1, 122/1,124/1, 129/1,133/1, 138/1,139/1, 144/1,146/1, 149/1,179/1, 214/1,220/1, 226/1,228/1, 1/2, 3/2, 7/2, 35/2, 75/3, 120/3	27
.81	میر شرف الدین حسین لاہوری	64/2, 65/2, 87/2, 165/3, 174/3	5
.82	میر عزیز	180/3	1
.83	میر محمد نعمان	8/1, 18/1, 52/1, 97/1, 101/1,102/1, 103/1,148/1, 162/1,163/1, 184/1,203/1, 217/1,221/1, 222/1	15
.84	میر رفعت بیگ	38/1, 40/1, 81/1, 52/3, 76/3	5
.85	وحدت عبد الاحد	119/2, 2/3, 140/3, 168/3, 205/3,248/3	6

امراء وعامتہ الناس کے نام مکتوب

نمبر شمار	مکتوب الیہم	حوالہ	تعداد
86.	اسد اللہ بیگ	207/1	1
87.	امین قدیم	105/2	1
88.	بدر بیگ سمرقندی	93/2, 96/3	2
89.	برادرزادہ شیخ محمد خلیل اللہ	140/2,216/3, 195/3, 3/3	4
90.	تربیت خان	164/1	1
91.	حاجی حسین	26/1, 53/1, 175/1, 199/1	4
92.	حاجی محمد جان طالقانی	20/1	1
93.	حاجی نظام الدین کولابی	82/2	1
94.	حافظ عبد الجلیل دہلوی	191/3, 141/3	2
95.	حافظ عبد الغفور	128/1	1
96.	حضرت شاہ جیو	118/2	1
97.	خواجہ ابراہیم	173/1	1
98.	خواجہ پادشاہ بلخی	83/3	1
99.	خواجہ دینار	10/1, 90/1	2
100.	خواجہ عبد الرحمٰن نقشبندی	16/2	1
101.	خواجہ عبد الغفار بلخی	56/2	1
102.	خواجہ عبد اللہ یا عبید اللہ کولابی	131/2, 33/3, 44/3	3
103.	خواجہ گدا محمد	174/1	1
104.	خواجہ محمد حکیم ولد قاضی اسلم	130/1	1
105.	خواجہ محمد صدیق بدخشی	91/3	1
106.	خواجہ محمد فاروق	60/1, 99/1, 106/1,108/1,	5

		109/1	
.107	خواجہ محمد ہاشم کشمی	53/1,206/1	2
.108	خواجہ محمد یحیٰ	180/1,142/3	2
.109	خواجہ مومن جذبی	12/1, 95/1	2
.110	سرانداز خاں	175/3	1
.111	سیادت پناہ امیر خان	100/2	1
.112	سید علی بارہہ	88/2, 95/2, 71/3, 113/3, 144/3	5
.113	سید میر عماد	108/2	1
.114	سید نور بحر بارہہ	96/2, 99/2, 45/3, 166/3	4
.115	سید اسرائیل	91/2, 107/3, 116/3, 203/3	4
.116	شاہ فضل اللہ برہانپوری	107/1	1
.117	شمس الدین خویشگی	36/1	1
.118	شیخ حمید بنگالی امان اللہ نبیرہ	34/3, 81/3	2
.119	شیخ اسد اللہ افغان	50/1	1
.120	شیخ امام الدین پنجابی	92/3	1
.121	شیخ حسن	159/1	1
.122	شیخ حمید احمدی	92/1	1
.123	شیخ درویش محمد برکی جالندھری	55/3	1
.124	شیخ عبد الحمید برہانپوری	77/1	1
.125	شیخ عبد الہادی بدایونی	233/1	1
.126	شیخ فیض اللہ بنگالی	223/1, 97/3	2
.127	شیخ محمد اللہ رکھا سرہندی	104/3	1

.128	شیخ محمد سعید فاروقی	20/3	1
.129	شیخ محمد مومن گیلانی ثم برہانپوری	85/2, 94/2, 144/3	3
.130	شیخ جنید جہتی	137/2	1
.131	صوفی محمد زاہد جدید	105/2	1
.132	عادل بیگ (پسر کامل بیگ)	135/3	1
.133	عطاءاللہ میرک	185/1	1
.134	فتح خاں شیر پوری	152/1	1
.135	قاضی عارف کشمیری	5/3	1
.136	قلیج اللہ خاں	11/1	1
.137	محمد رضا پسر رعایت خان	86/3	1
.138	محمد زماں پسر رعایت خاں	85/3	1
.139	محمد صدیق ملقب خواجہ ماہ	129/3,181/3, 207/3	3
.140	محمد معصوم	125/2	1
.141	محمد مقیم	51/1	1
.142	محمد نقی	106/3	1
.143	محمد یعقوب	11/2, 193/3	2
.144	محمد بن محمد طیب التہامی	79/3	1
.145	مخدوم زادہ خواجہ محمد سیف الدین	190/1,235/1, 220/3,232/2, 242/3,243/2	6
.146	مخدوم زادہ شیخ محمد صبغۃ اللہ	63/1, 189/1, 196/1,231/1, 254/3	5

.147	مراد قلی شاہ	209/3, 233/3	2
.148	مرزا حاجی غضنفر	21/2, 49/2, 23/3	3
.149	مرزا گل بہاری	62/3	1
.150	مرزا لطیف بخاری	10/3, 161/3, 231/3	3
.151	مرزا محمد ہادی	4/2, 51/3	2
.152	ملا ابو محمد لاہوری	40/3	1
.153	ملا گل محمد مفتی پشاوری	212/3	1
.154	ملا شہداد	117/1	1
.155	ممریز خاں	216/1	1
.156	مولانا اللہ داد	58/1	1
.157	مولانا عارف لاہوری	84/2	1
.158	مولانا غازی سرہندی	18/2, 68/2	2
.159	مولانا محمد امین لاہوری	116/2,119/2	2
.160	میاں معقول	72/3	1
.161	میرزا محمد صادق پسر نصیر خاں	43/2, 83/2, 16/3, 47/3, 198/3,215/3	6
.162	میر ضیاء الدین حسین	15/1, 169/1, 14/2, 15/2 124/2, 14/3, 15/3	7
.163	میر عبد اللہ بخشی کابلی	37/3	1
.164	میر محمد ابراہیم ولد میر محمد نعمان	78/1	1
.165	میر محمد زماں	107/2	1
.166	میر مظفر حسین	86/2	1

.167	میر مغل	46/1	1
.168	میرک عباداللہ ولد قاضی محمد زاہد کابلی	210/1,239/1	2
.169	نصیر خان	211/3	1
.170	ولی محمد جہتی	115/2,142/2	2
.171	آغا رشید	168/1, 187/1, 198/1	3
.172	بختاور خاں	244/3	1
.173	برادر بزرگ شیخ محمد سعید	1/3, 66/3	2
.174	پیرزادہ خواجہ محمد عبیداللہ	85/1, 121/1, 156/1, 230/1	4
.175	جان محمد بیگ کولابی	133/2, 156/2	2
.176	حاجی محمد افغان	33/1, 171/1	2
.177	حاجی محمد شریف خادم	53/2, 137/3, 206/3	3
.178	حافظ پیر محمد	90/2	1
.179	حافظ عبدالرشید	19/1	1
.180	حافظ عبداللہ مندکی	171/3	1
.181	خادم حضرت خواجہ نقشبند محمد یار	63/3	1
.182	خواجہ امان اللہ قاضی زادہ برہانپوری	94/1, 93/3 126/3,185/3	4
.183	خواجہ جعفر خان	94/3, 98/3, 111/3, 123/3	4
.184	خواجہ ضیائی مودودی	67/3	1
.185	خواجہ عبدالسلام کابلی	177/3	1

186.	خواجہ عبداللہ اسلام خانی	8/3	1
187.	خواجہ قاضی زادہ مومن	127/3, 185/3	2
188.	خواجہ محمد اشرف (مخدوم زادہ)	145/1,146/1, 229/1,238/1, 253/3	5
189.	خواجہ محمد صالح کولابی	69/1	1
190.	خواجہ محمد صدیق کشمی	69/1, 161/1	2
191.	خواجہ محمد کاظم	96/1,234/1	2
192.	خواجہ محمد وفا حصاری	42/1, 234/3	2
193.	خواجہ مزاری	229/3	1
194.	رعایت خان	87/3	1
195.	سلطان عبدالرحمٰن بلخی	41/3, 139/3, 145/3	3
196.	سیادت پناہ محمد شریف	217/3	1
197.	سید محمد بیگ بلخی	84/3	1
198.	سید نعمت اللہ بنگالی	134/3,172/3	2
199.	سید ابوالخیر شاہ آبادی	73/3, 149/3, 201/3	3
200.	شاہ خواجہ ترمذی	45/1, 126/1	2
201.	شاہ نعمت اللہ قادری	27/1, 74/1	2
202.	شمشیر خان	11/2, 193/3	2
203.	شیخ ابوالمکارم	153/3	1
204.	شیخ الیاس	165/1	1
205.	شیخ بدرالدین سلطان پوری	35/1, 78/2, 114/2,65/3	4

.206	شیخ حسین الخلوتی الرومی	40/2	1
.207	شیخ خالد سلطان پوری	2/3, 8/3	1
.208	شیخ شرف الدین سلطان پوری	133/3,222/3	2
.209	شیخ عبد الحیٔ پٹنی	94/1	1
.210	شیخ عمر الحضرمی	252/3	1
.211	شیخ محسن کشمیری	143/1	1
.212	شیخ محمد جان اکبر آبادی		
.213	شیخ محمد صالح تھانیسری	105/1	1
.214	شیخ میر دہلوی	146/3	1
.215	شیخ طاہر بدخشی جونپوری	91/1	1
.216	صوفی نور بیگ	200/1, 21/3	2
.217	عبد الفتاح (محمد نعمان میر)	25/2	1
.218	غلام محمد فاروق	9/2	1
.219	قاضی حیدر لاہوری	32/3	1
.220	قاضی عنایت اللہ	9/3	1
.221	محبّ علی ملتانی	189/3, 224/3	2
.222	محمد رؤف کابلی	143/2	1
.223	محمد شاہ گرز بردار	31/2, 39/2, 45/2, 157/2	4
.224	محمد صلاح کابلی	12/2	1
.225	محمد معین	46/2	1
.226	محمد میرک بیگ بدخشی گرز بردار	112/2, 49/3, 60/3, 240/3	4
.227	محمد یحیٰ پسر قاضی چوکی کابلی	169/3,183/3	2
.228	محمد یوسف خادم	208/1	1
.229	مخدوم زادہ ابو القاسم	102/2,121/2,	4

		123/2,129/2	
.230	مخدوم زادہ خواجہ محمد نقشبند	67/1, 113/1, 193/1,195/1, 237/1,245/3, 246/3,247/3	8
.231	مخدوم زادہ شیخ محمد عبید اللہ	68/1, 110/1, 183/1,191/1, 192/1,219/1, 236/1,117/3, 118/3	9
.232	مرزا اسماعیل خان بیگ	209/1	1
.233	مرزا طاہر بیگ	75/1	1
.234	مرزا لطف اللہ بن سعید خاں	100/1, 176/1	2
.235	مرزا محمد فاروق	80/1	1
.236	مرزا ابو المعالی	101/2,104/2, 17/3, 56/3	4
.237	ملا قاسم پسر صوفی مغربی	235/3	1
.238	ملا نعمت اللہ پشاوری	136/1,139/1, 151/1	3
.239	ملا جمال الدین	177/1,181/1	2
.240	مولانا ابو الفضل کشمیری	23/2	1
.241	مولانا برخوردار کابلی	106/2	1
.242	مولانا عبد الغفور سمرقندی	157/1	1
.243	مولانا فصیح الدین	126/2,219/3	2
.244	مومن بیگ کابلی	71/1	1
.245	میر بیگ کولابی	149/3	1

.246	میر شمس الدین علی خلخالی	232/1	1`
.247	میر عبدالرحمٰن	70/2	1
.248	میر عبداللہ پشاوری	176/3	1
.249	میر محمد خافی	48/1, 49/1, 147/1, 211/1	4
.250	میر محمد منصور	87/1	1
.251	میر معصوم	16/1	1
.252	میر نوروز بختاور اوشی	182/3	1
.253	میرک معین الدین	89/2, 158/2	2
.254	ہمت خان	218/1, 124/2	2
.255	نام کے بغیر افراد کے نام مکتوب	14/1, 31/1, 255/3	3

خواتین کے نام مکتوب

نمبر شمار	مکتوب الیھن	حوالہ	تعداد
.256	بیگم جیو	89/3	1
.257	حاجی بیگم	184/3	1
.258	ماہ جیو	113/2	1
.259	جاناں بیگم	23/1, 54/1	2
.260	سیدہ بی بی	33/2	1
.261	نام کے بغیر خواتین کے نام مکتوبات	51/2, 75/2, 187/3	3

مکتوب الیھم کی یہ فہرست مکتوباتِ معصومیہ سے لی گئی ہے۔[12] لیکن ۳ مکتوب الھیم اور ۳ مکتوب الیھن کے اسماء درج نہیں ہیں۔

منہج و اسلوب

1. حضرت خواجہ محمد معصومؒ کے مکتوبات فارسی زبان میں ہیں۔ حضرت خواجہ محمد معصومؒ کی سوانح حیات کے سلسلے میں ان کو ابتدائی ماخذ سمجھا جاتا ہے۔ خواجہ محمد معصومؒ اپنے تمام مکتوبات کا آغاز حمد و ثناء اور حضور اکرم ﷺ پر درود و سلام سے کرتے ہیں[13] اور بعض مکتوبات کا اختتام بھی درود و سلام پر کرتے ہیں۔[14]
2. بعض کا اختتام ادعیہ قرآنی سے کرتے ہیں اور بعض مقامات کا حدیثِ مبارکہ پر اختتام کیا ہے۔[15]
3. بعض مکاتیب کا اختتام قرآنی آیت پر کرتے ہیں۔[16] بعض مکتوبات کے آخر میں مکتوب الیہ کو دعائیہ کلمات سے نوازتے ہیں۔[17] اسی طرح بعض مکتوبات کا اختتام کسی بیت پر کیا گیا ہے۔[18]
4. اگر کسی مکتوب میں کوئی ایسی آیت آجائے جس کی تفسیر کی ضرورت ہو تو اس کی معتبر کتبِ تفسیر سے تفسیر بالماثور کرتے ہیں اور اس کا ساتھ حوالہ بھی ذکر کرتے ہیں۔ تفسیر بالرائے سے اجتناب کرتے ہیں۔[19]
5. اس کے ساتھ ساتھ جو حقیقت و معرفت کے متلاشی ہیں ان کے لیے آپ نے تفسیر اشاری کا بھی سہارا لیا ہے اگر کوئی مکتوب علم حدیث کے متعلقہ ہو تو اس مکتوب میں مسئلہ کی وضاحت کے لیے آپ نے دلیل کے طور پر کئی احادیثِ مبارکہ ذکر فرمائی ہیں اور احادیثِ مبارکہ کو ذکر فرماتے ہوئے بھی آپ نے اکثر احادیثِ مبارکہ امہات الکتب (بخاری و مسلم وغیرہ) سے لی ہیں۔
6. آپؒ نے کچھ مکتوبات کو مختصر ذکر کیا ہے۔[20] آپ نے ضرورت کے تحت کچھ مکتوبات بہت طویل لکھے ہیں۔[21]
7. اگر کسی مکتوب میں آپ سے سوال کیا گیا ہو تو آپ اس میں یہ اسلوب اختیار کرتے ہیں پہلے اس سوال کو ذکر کرتے ہیں اور پھر جواب دیتے ہیں۔ خواجہ محمد معصومؒ بعض مکتوبات میں سائلین کو اوراد و وظائف کی تلقین بھی کرتے ہیں۔[22]
8. اگر خواجہ صاحبؒ سے کوئی ایسا سوال پوچھا گیا ہو جس کے جواب میں کچھ اشکال موجود ہو تو آپ ان کے جوابات کو سائل کی حاضری پر موقوف کرتے ہیں۔
9. آپؒ نے بعض مکتوبات میں کسی مسئلہ کی وضاحت میں موقع و محل کے مطابق اشعار کا استعمال بھی کیا ہے۔[23]

10. آپؒ عاجزی و انکساری کا اظہار فرماتے ہوئے بعض مکتوبات میں مکتوب الیہم سے اپنے لیے سلامتی و خاتمہ بر ایمان کی دعا کی درخواست بھی کرتے ہیں۔[24]

11. آپ کے مکتوبات میں سے بعض مکتوبات شارح مکتوباتِ امام ربانی ہیں۔ جن میں ان کے مکتوبات کے ادق مقامات کی شرح کی گئی ہے۔[25]

12. بعض مکتوبات میں آپؒ نے وعظ و نصیحت فرمائی ہے۔26 جیسا کہ دوستوں کو خیر کی دعاؤں کے ساتھ یاد رکھا کریں۔[27]

تعارفِ مکتوب الیہم

وہ احباب جن کے نام خواجہ محمد معصومؒ نے مکتوبات لکھے ان میں سے بعض احباب کا تعارف ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

ا۔ ملا حسن علی پشاوری

ملا حسن علی پشاوری، حضرت خواجہ محمد معصومؒ کے خلیفہ اور مکتوب الیہ تھے۔ ان کے نام حضرت کے مکاتیب تینوں جلدوں میں موجود ہیں۔[28] ملا حسن علی پشاوری کے متعلق حضرت مروج الشریعت نے لکھا ہے اس مرتبہ مولانا حسن علی آپکی خدمت گرامی سے رخصت ہوئے تو حضرت خواجہ نے فرمایا کہ اس مرتبہ انہوں نے سلوک مکمل کرلیا ہے میں نے ان کی جبین پر لفظ علم لکھا ہوا دیکھا ہے یعنی انکا مبداء یقین علم ہی ہو گا۔[29] ملا حسن علی پشاوری کے حضرت خواجہ کے خلفاء کے ساتھ بہت اچھے تعلقات تھے۔ چنانچہ شیخ جلال آبادی، خواجہ محمد صدیق پشاوری، ملا نعمت اللہ پشاوری اور شیخ محمد امین بدخشی کے نام حضرت خواجہ کے مشترکہ مکتوبات تحریر کیے ہوئے ہیں[30] ملا حسن علی پشاوری کا مولد و مسکن و مدفن مقامات معصومی میں پشاور لکھا ہے۔[31]

۲۔ شیخ حسین منصور جالندھری

شیخ حسین منصور جالندھری حضرت خواجہ محمد معصومؒ کے اس وقت کے خلفاء میں سے تھے جب آپؒ کا فیض موسلا دھار بارش کی طرح برس رہا تھا۔ آپ اس وقت حضرت خواجہ معصومؒ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جب آپ کی فطرت میں استعداد کی بلندی شامل تھی آپ کو حضرت خواجہ محمد معصومؒ نے بہت سے مکاتیب لکھے ہیں جو مکتوباتِ معصومیہ کی جلد دوم اور سوم میں موجود ہیں۔[32]

ان مکتوبات میں حضرت خواجہ محمد معصومؒ نے شیخ حسین کے بہت اہم سوالات کے جوابات دیے ہیں ان میں حضرت خواجہ محمد معصومؒ نے اپنی امراض کا ذکر بھی کیا ہے حضرت مروج الشریعت نے آپ کی نسبت برکی لکھی ہے اور مزید یہ لکھا ہے کہ شیخ حسین حضرت مجدد الف ثانیؒ کے ان دقیق معارف کو سمجھنے کی مکمل صلاحیت رکھتے تھے جن کا تعلق فناء وبقا، تجلی و ذات وغیرہ سے ہے۔ حضرت خواجہ ان کے احوال پسند کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ وہ ولایت کبری سے گزر کر ولایتِ اعلیٰ میں داخل ہو چکے ہیں۔(33) شیخ حسین منصور کو ان کے گاؤں جالندھر میں دفن کیا گیا ہے۔ ان کے مزار سے مختلف قسم کے انوار و تجلیات کا ظہور ہوتا ہے۔(34)

۳۔ مُلا بدرالدین سلطان پوری

ملا بدرالدین سلطان پوری حضرت خواجہ محمد معصومؒ کے قدیم ساتھیوں اور مقبول ترین خلفاء میں سے تھے۔ آپ سے بہت سے صاحبزدگانِ سرہند نے علوم حاصل کیے ہیں آپ نے اپنی ساری زندگی انتہائی سادگی سے بسر کی ہے۔ آپ کو زندگی میں " جامع العلوم " کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا۔ مکتوباتِ معصومیہ کے تیسرے حصے کے جامع حضرت مروج الشریعت نے آپ کے نام کے ساتھ یہ لقب لکھا ہے۔(35) مجددی حضرات جب 68-1067ھ / 57-1656ء میں سفر حج پر جا رہے تھے تو آپ بھی ان کے ساتھ موجود تھے جب تمام حضرات واپس آئے تو آپ وہاں قصداً ٹھہر گئے۔ آپ کے گھر والے پہلے ہی غربت میں زندگی گزار رہے تھے آپ کے وہاں رک جانے سے گھر والوں کے اور بھی حالات سخت ہو گئے۔ حالات کی تنگی کی شکایت آپ کے گھر والوں نے سرہند آ کر کی تو حضرت خواجہ محمد معصومؒ نے واپسی کے لیے ایک خط لکھا اور واپس بلایا۔ اس مکتوب کے ملنے کے دو سال بعد آپ سلطان پور واپس آئے۔ یہ مکتوب مکتوباتِ معصومیہ کی تیسری جلد میں شامل ہے۔(36) ملا بدرالدین کے صاحبزادوں میں سے مولانا نجم الدین لائق افراد میں سے تھے وہ آپ کی زندگی میں درس و تدریس میں مشہور ہو گئے۔ مولانا نجم الدین کی روحانی تربیت حضرت خواجہ محمد معصومؒ کے صاحبزادے حضرت خواجہ سیف الدین نے کی تھی۔(37) ملا بدرالدین کا مدرسی طلباء کے لیے مرجع خاص تھا آپ ہمیشہ کامیاب ہونے والے طلباء کو سندیں دیا کرتے تھے۔ 1088ھ کو شیخ بہلول گول برکی کے والد ماجد مرزا خان برکی نے اس سے حدیث کی سند حاصل کی تھی۔ آپ نے سند احادیث علامہ محمد فرخ مجددیؒ کے علاوہ شیخ شمس الدین محمد البابلی شافعیؒ سے حاصل کی تھی۔ یقیناً آپ نے یہ سند اپنے قیام حرمین شریفین کے دوران شیخ بابلی سے لی ہو گی۔(38)

۴۔ مرزا امان اللہ برہانپوری

مرزا امان اللہ برہانپوری حضرت خواجہ محمد معصومؒ کے خلفاء میں سے تھے آپ کا تعلق دکن کے مشہور خطہ برہانپور سے تھا۔ حضرت سرہند کا اس علاقے سے بہت گہرا روحانی تعلق تذکروں سے ملتا ہے۔ خواجہ محمد معصومؒ اپنے ایک مکتوب میں جو صاحبزادہ شیخ محمد صدیق سرہندیؒ کے نام مرزا امان اللہ برہانپوری کا عمدہ الفاظ میں تذکرہ کیا ہے، آپؒ لکھتے ہیں حقائق آگاہ مرزا امان اللہ بیگ 1057ھ کو برہانپور سے سرہند آئے اور حضرت مجدد الف ثانیؒ کے روضے کی زیارت کی اور ہم مجاور ان روضہ سے ملاقات بھی ہوئی تو عجیب معاملہ ظاہر ہوا کہ ان پر عجیب و غریب واردات کا ظہور ہو رہا ہے جو احاطہ تحریر سے باہر ہے آپ مع اہل و عیال حج کے لیے بھی گئے تھے۔[39] ان کلمات کے علاوہ حضرت خواجہ محمد معصومؒ نے آپ کے نام مکتوباتِ معصومیہ میں پانچ مکاتیب تحریر کیے ہیں۔ آپ کی روحانی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری آپ کے ایک اور خلیفہ شیخ ابو المظفر برہانپوری پر تھی جو ان کے نام مکاتیب سے ثابت ہے۔ آپ کا سارا خاندان حضراتِ مجددیہ سے منسلک تھا۔ آپؒ کے بیٹے حضرت شیخ محمد برہانپوری بھی حضرت خواجہ محمد معصومؒ کے مرید تھے۔[40]

خواجہ معصومؒ نے جن اہم شخصیات کے نام مکتوب لکھے تو ان کی اصلاح باطن کے ساتھ ساتھ چند پند و نصائح کے حوالے سے مکاتیب لکھے۔ ان مکاتیب کا مقصد نہ صرف ان کی اصلاح تھا بلکہ ان کے ذریعہ سے معاشرے کی اصلاح بھی مقصود تھی۔ اور انہوں نے اس مقصد کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے اپنی تمام تر جد و جہد صرف کی۔ اس طرح یہ مکاتیب صرف فارسی ادب کا ہی شاہکار نہیں بلکہ دعوت و اصلاح کے لیے رہنمائی کا ساماں رکھتے ہیں۔

حوالہ جات وحواشی

1۔ کشمی، خواجہ محمد ہاشم، زبدۃ المقامات، استنبول: مکتبہ ایشق، ۱۳۹۷ھ، ص ۳۱۵

2۔ مکتوباتِ معصومیہ، ص ۳۱۷

3۔ ایضاً، ص ۵۶

4۔ مقاماتِ خیر، ص ۶۳

5۔ مقاماتِ معصومی، جلد 1، ص ۲۴۹

6۔ ایضاً، جلد 1، ص ۲۵۰

7۔ ایضاً

8۔ مکتوبات معصومیہ، دفتر سوم، مکتوب: ۱۵۴

9۔ مقاماتِ معصومی، جلد 1، ص ۲۵۰، ۲۵۱

10۔ مقاماتِ معصومی، جلد 1، ص 252

11۔ ایضاً

12۔ مکتوباتِ معصومیہ، دفتر دوم، ص ۲۸۱ تا ۲۸۷

13۔ ایضاً، دفتر اول، مکتوب: ۹، ۱۰، ۱۱، ۲۴ / دفتر دوم، مکتوب: ۱، ۲، ۳، ۵، ۴۰، ۴۱ / دفتر سوم، مکتوب: ۱۰۹، ۱۱۰

14۔ ایضاً، دفتر اول، مکتوب نمبر: ۱۰ / دفتر دوم، مکتوب نمبر: ۱۰، ۱۱

15۔ ایضاً، دفتر دوم: ۶، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱

16۔ ایضاً، دفتر اول، مکتوب: ۹۷ / دفتر دوم، مکتوب: ۱۱۰، ۱۴۷ / دفتر سوم، مکتوب نمبر: ۴

17۔ ایضاً، دفتر اول، مکتوب: ۲۶، / دفتر دوم، مکتوب: ۳، ۴، ۱۱۲

18۔ ایضاً، دفتر اول: ۳، ۸، ۷۸، ۸۰

19۔ مکتوباتِ معصومیہ، دفتر سوم، مکتوب: ۲۹

20۔ ایضاً، دفتر اول، مکتوب: ۴۸، ۷۱، ۸۱، ۸۲، / دفتر دوم، مکتوب: ۱۴۱، ۱۴۷، / دفتر سوم، مکتوب: ۳۷

21۔ ایضاً، دفتر اول، مکتوب: ۵۰، ۶۴، ۸۵، ۸۸

22۔ ایضاً، دفتر سوم، مکتوب: ۱۹، ۲۴، ۳۵، ۱۹۳

23۔ ایضاً، دفتر سوم، مکتوب: ۱۸

24۔ ایضاً، مکتوب: ۲۱، ۲۲

25۔ ایضاً، دفتر اول، مکتوب:۱۴۰، ۱۸۳، ۲۳۹ / دفتر دوم، مکتوب:۱۰۲، ۱۰۵ / دفتر سوم، مکتوب:۶۲

26۔ ایضاً، دفتر دوم، مکتوب:۱۱۰، ۱۱۲

27۔ مکتوباتِ معصومیہ، دفتر سوم، مکتوب:۲۸

28۔ ایضاً، دفتر اول، مکتوب:۲۸،۳۹،۶۱،۶۵،۷۳،۹۸،۱۲۵،۱۳۴،۱۳۵،۱۳۹،۱۷۸،۲۱۴ / دفتر دوم، مکتوب:۲۵ / دفتر سوم مکتوب:۱۱۵

29۔ پیر محمد حسن، ڈاکٹر، خزینۃ المعارف، راولپنڈی: ہاشمی پبلی کیشنز، ۲۰۰۹ء، ص ۲۴، ۴۵

30۔ مکتوباتِ معصومیہ، دفتر اول، مکتوب:۲۸، ۱۱۰، ۱۳۹، ۲۱۴

31۔ مقاماتِ معصومی، جلد ۴، ص ۳۵

32۔ مکتوباتِ معصومیہ، دفتر اول، مکتوب:۹۲، ۱۰۹، ۱۲۰

33۔ خزینۃ المعارف، ص ۲۴، ۴۴

34۔ مقاماتِ معصومی، جلد ۳، ص ۳۷۸

35۔ مکتوباتِ معصومیہ، مکتوب:۳۵، ۱۴۲

36۔ ایضاً، دفتر سوم، مکتوب:۶۵، ۱۰۷

37۔ سرہندی، خواجہ سیف الدین، مکتوباتِ سیفیہ، جمع کردہ: مولانا محمد اعظمؒ، س۔ن، مکتوب نمبر ۱۸۲، ۲۰۳

38۔ مقاماتِ معصومی، جلد ۴، ص ۳۵۷

39۔ مکتوباتِ معصومیہ، دفتر اول، ۲۴، ۶۷ تا ۱۸۶، ۲۰۵، ۲۲۷

40۔ ایضاً، دفتر سوم، مکتوب نمبر ۱۲۵، ۱۷۱، ۱۸۵، ۲۳۵